تمام کفریہ نظاموں کا ٹاٹ الٹ کر اسلامی انقلاب برپا کر دیں

طبقہ واریت کا زہر گھولنے کی بجائے اسلام کے اعتقادی محاذ پر کام کی ضرورت ہے

دینی جماعتیں پاکستان میں امریکی مداخلت کا راستہ روکنے کے لئے منظم ہوں

مجلس احرار اسلام عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اسوۂ صحابہ کے تحفظ کے لئے پر امن جدوجہد کر رہی ہے

اوکاڑہ میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام درسِ قرآن کریم کے اجتماع سے حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور سید کفیل بخاری کا خطاب

اوکاڑہ شروع سے دینی تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔ قیامِ پاکستان سے قبل اور بعد یہاں مجلس احرار اسلام ایک مضبوط سیاسی جماعت کے طور پر متحرک رہی۔ مرحوم بشیر احمد رضوانی، مولوی اللہ بخش صاحب مرحوم اور ان کے خاندان کے افراد احرار کے روح رواں تھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریکِ تحفظ ختم نبوت میں اوکاڑہ کے شہریوں نے لازوال کردار اداء کیا اور احرار ہی کی قیادت میں تحریک کو کامیابی سے جاری رکھا۔ ۱۹۵۱ء میں کمپنی باغ اوکاڑہ میں صوبائی احرار کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، قاضی احسان احمد شجاعبادی اور مولانا محمد علی جالندھری رحمھم اللہ تشریف لائے تھے۔ اور اپنے خطبات سے اوکاڑہ کے شہریوں کے دل گرمائے تھے۔ پھر گاہے بگاہے اکابر احرار یہاں آتے رہے، فرزندانِ امیر شریعت میں سے حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ اور مولانا سید عطاء المحسن بخاری متعدد مرتبہ یہاں تشریف لائے اور اپنے خطبات سے سامعین کے قلوب کو منور کیا۔

۹/ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو ایک طویل عرصہ بعد جامع مسجد عثمانیہ گول بازار میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام درسِ قرآنِ کریم کے عنوان سے ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے دیِ رواں مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے صدر محترم شیخ نسیم الصباح تھے جو ایک عرصہ سے یہاں احرار کو متحرک کرنے کے لئے کوشاں تھے۔

چنانچہ ۱۹ اکتوبر کو ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، نواسۂ امیرِ شریعت سید محمد کفیل بخاری اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ خیبر میل کے ذریعہ یہاں پہنچے تو اسٹیشن پر مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے نوجوان اپنے رہنماؤں کے استقبال کے لئے بڑی تعداد میں موجود تھے۔ مقامی علماء میں سے مولانا غلام محمود انور بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مولانا غلام محمود انور نہایت بھلے انسان ہیں۔ احرار کے اس اجتماع کے انعقاد میں انہوں نے جس سرگرمی سے تعاون فرمایا وہ صرف ان کی محبت اور اخلاص ہے۔

پروگرام کے مطابق بعد نماز عشاء جامع مسجد عثمانیہ میں درسِ قرآن کریم کا آغاز ہوا، محترم مولانا عبد المنان عثمانی کرسیٔ صدارت پر فروکش تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم قاری غلام محمود انور نے انجام دیئے تلاوت کلام مجید اور نعت کے بعد مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے مختصر ترین خطاب میں مجلس احرار اسلام کا تعارف کراتے ہوئے جماعت کے اغراض و مقاصد اور موجودہ حالات میں اس کی پالیسی پر اظہار خیال کیا۔ آپ نے کہا کہ احرار آپ کی اپنی جماعت ہے۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کر کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، استیصالِ مرزائیت اور محاسبۂ رافضیت کے محاذوں پر ہمارے ہم قدم بنیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے موجودہ حالات ہر محبِ وطن شہری کے لئے تشویش اور فکر کا باعث ہیں۔ امریکی اور مغربی لابیوں کی پاکستان کے مذہبی، سیاسی اور اقتصادی معاملات میں مداخلت خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کی دینی جماعتیں لادین سیاسی قوتوں کا آلہ کار بننے کی بجائے نفاذِ اسلام کی قدرِ مشترک پر متحد ہو کر لادینیت اور غیر ملکی مداخلت کے آگے بند باندھیں۔

ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت کے مدیر اور نواسۂ امیرِ شریعت سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اوکاڑہ کے کچھ نوجوانوں کو احرار سے محبت ہو گئی ہے۔ میں ان کے اخلاص اور جذبۂ دینی کو سلام کرتا ہوں اور انہیں خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام توحید و ختم نبوت اور اسوۂ صحابہ کی روشنی میں امت کے اجماعی عقائد کے تحفظ کے لئے پُر امن جدوجہد کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمہوریت کے ذریعہ دنیا کے کسی بھی خطے میں اسلام نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غیر فطری اور مشرکانہ نظامِ ریاست ہے۔ اس لئے جو علماء جمہوریت کے ذریعہ نفاذِ اسلام کے ناکام تجربوں میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں انہیں صرف اور صرف اسلام کے لئے جدوجہد کا راستہ اپنانا چاہئیے۔

آخر میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما اور جامع مسجد احرار، ربوہ کے منتظم و خطیب حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ اسلام محض عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل نظام حیات ہے اور ہم بحیثیت مسلمان اس بات کے پابند ہیں کہ انسانوں کے بنائے ہوئے کفریہ نظاموں کا ٹاٹ لپیٹ کر صرف اور صرف اسلام کے نفاذ کے لئے عملی جدوجہد کریں۔ انہوں نے کہا کہ لادین جمہوریت کے ذریعہ اسلام کی بات کرنے والے رہنما قوم کو دھوکہ دیکر دراصل اپنے مفادات کی جنگ لڑ رہے

(بقیہ ص ۴۵ پر دیکھیں)